باسمہٖ تعالیٰ

مقالاتِ ایوبی

حصۂ اوّل

امام المتکلمین والمحققین حضرت العلامہ حافظ محمد ایوب صاحب قدس اللہ سرہ

ناشر

مکتبہ رازی ۶۰ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

نے کبھی نہیں بیان کیا سوائے ایک مرتبہ کے اور آج بیان کر رہا ہوں۔ اسی ڈر سے کہ کہیں کوئی بات معصیت کی نہ ہو جائے۔ ایسے بزرگوں کے متعلق یہ بات غلط ہے بالکل۔ ان لوگوں نے مجھ سے یہ کہا کہ یہ نہ کہو کہ غلط ہے بلکہ یہ کہو صحیح نہیں ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے میں اس کو بھی منظور کرتا ہوں۔ اس لئے کہ اللہ پاک نے فرمایا (قالت الملائکۃ) اذ قالت الیھود۔ قالت الاعراب تو اگر قالت سے قال کا فاعل مونث ہوگا تو ملائکہ۔ یہود اور اعراب سب مونث ہو جائیں گے۔ تو میں بحث تو کرنے سے رہا مگر یہ کتنی بیّن بات ہے۔ ایسی ہزاروں غلطیاں ہیں اور ہوتی ہیں۔ اگر غلط نہ ہو تو پھر نبی نہ بن جائے پھر وہ قیاس کیا رہا۔ وہ تو واقف ہو گیا۔ قیاس کے تو معنی یہی ہیں۔ کہ ممکن ہے صحیح ہو ممکن ہے غلط ہو۔ اجتہاد کہاں رہا۔ جہد کرنے والا۔ کوشش کرنے ڈھونڈنے والا۔ پانے والا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر پا لیا تو ڈھونڈنے والا کہاں رہا۔ اجتہاد بھی تو یہی ہوتا ہے۔ کبھی چیز ملی کبھی نہیں ملی۔ خیر یہ تو لفظی بحث تھی ایک اور مضمون چل رہا ہے۔ بڑا عظیم الشان کہ نبوّت سے قبل عقل کافی ہے توحید کی معرفت کے لئے یا نہیں۔ تو تمام عقلا اور حکمائے اسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ عقل کافی ہے۔ نبی آنے سے قبل بھی عقل وحدانیت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ خالق سے جاہل رہنے میں اور توحید کے مسئلہ میں ان کے الفاظ یہ ہیں (لما یرے علی الدلائل) جو دلائل نظر آ رہے ہیں اسکے بعد کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ یہ صاحب مسلم الثبوت نے امام ابوحنیفہ کی روایت نقل کی ہے۔ حنفیوں کا یہی عقیدہ ہے اور تمام علماء و فضلاء معتزلہ سب اسی پر متفق ہیں۔ مگر یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اگر تنہا عقل کافی ہوگی تو نبی کا بھیجنا بے کار ہوگا نبوت کی ضرورت نہیں کیونکہ دین کا اہم مقصد اللہ کی توحید و معرفت ہے۔ اگر عقل اس میں کافی ہے تو ایسی صورت میں نبوت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ ایسی بہت سی

Marfat.com

باتیں ہیں۔ میں نے صفائی کر دی کہ کوئی بات ایسی ہوئی اور وہ اماموں کیخلاف ہوئی تو میں اس کا رد کروں گا۔ کوئی صاحب اسکا برا نہ مانیں اگر آزاد گفتگو ہوگی تو ہمیں بہت سی نئی باتیں معلوم ہو جائیں گی۔ تو میں اس کے لئے تیار نہ میری ضرورت کیونکہ اس کے لئے بہت سے علماء موجود ہیں۔ ان سے معلوم کریں یا کتابیں موجود ہیں۔ اس میں خود دیکھ لیں۔ ایسی باتیں سب بیان کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔

آج کا سبق بہت مشکل ہے۔ مجھے آزاد گفتگو کرنے دو۔ اس سے آپ کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ اور اگر کوئی غلطی مجھ سے ہو جائے تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ مجھے معاف فرمائے۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اگر میں نے کوئی غلط بیانی کی ہو۔ پہلے یا اب تو اللہ مجھے معاف فرمائے۔ اور آپ بھی میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے معاف کر دیں۔ مجھے کسی بزرگ سے کیا کسی خورد سے بھی کسی قسم کی کوئی عداوت نہیں ہے۔ وقت نہیں ورنہ میں یہ بھی بتا دیتا کہ عداوت کس بنا پر ہوتی ہے۔ یہ بھی الگ مسئلہ ہے۔ یہاں ایک بحث چل رہی تھی اس سلسلے میں کئی مشاہیر علماء بھی میرے پاس آئے تھے امام ابوحنیفہؒ نے جو دلیل بیان کی تھی کہ نکاح افضل ہے اس کا بھی میں نے رد کر دیا۔ تو اس دلیل کو تو قبول کر لیا ان علماء نے مگر بعد کو کہنے لگے کہ آپ کو یہ الفاظ نہیں کہنے چاہئیں کہ یہ غلط ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ الفاظ میری زبان پر چڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ مجھے معاف کرنیوالا ہے اور یہ میں نے قسم کھا کر آپ کو یقین دلایا کہ انکی عظمت میرے دل میں اتنی ہے کہ ان کے کسی مقلد کے دل میں اتنی نہیں ہے کیونکہ یہ میں جانتا ہوں کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ ان میں کیا خوبیاں تھیں۔ ایک مولوی بھی نہیں بتا سکتا کہ کیا کمال تھا ان میں۔ خواہ مخواہ ان کے مقلد بنے ہوئے

Marfat.com

ہیں صحیح معنیٰ میں تو ان کا مقلد میں ہی ہوں کیونکہ میں ان کو جانتا ہوں جیسے وہ ہیں۔ ' اصول الفقہ' اس کے معنی تک بھی تو نہیں سمجھتے۔ لفظی ترجمہ ہے فقہ کے اصول۔ اصول، اصل کی جمع۔ اصل معنیٰ قانون۔ اصول کے معنی قوانین۔ فقہ کے معنی

حدیث کے مقابل کا فن ہے۔ جس میں حلال و حرام کے مسائل سے بحث کی جاتی ہے اس علم فقہ کے قوانین یہ معنی ہو گئے۔ حالانکہ یہ کارآمد چیز ہے۔ اور اس معنی سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ الفقہ میں جو ال ہے وہ مضاف الیہ کے عوض ہے۔ یعنی اصول فقہ الکلام۔ اصول فقہ البیان۔ کلام اور فقہ کے معنی وہ نہیں۔ فن فقہ بلکہ فقہ کے معنی فہم کے ہیں۔ فہم لا یفقہون کے معنی فہم لا یفہمون۔ تو اصول الفقہ کے کیا معنی ہوئے اصول فہم الکلام المتکلم۔ متکلم یہاں محذوف ہے۔ متکلم کے کلام کے سمجھنے کے اصول یہ معنی ہوئے۔ اب متکلم خدا ہو رسول ہو یا ان دونوں کے علاوہ کوئی اور ہو۔ یعنی لوگوں کے کلام کے سمجھنے کے قواعد۔ ایک شخص نے کلام کیا تو اسے قاعدے معلوم ہونے چاہئیں جس سے اس کا مافی الضمیر معلوم ہو سکے کہ وہ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے یا نہیں۔ کیا مطلب ہے اس کا۔ وہ کیا کہنا چاہتا ہے تو اس کو خاص کر لیا خدا اور رسول کے کلام سمجھنے کے لئے تو اب اس کے معنی ہو گئے " خدا اور اس کے رسول کے کلام کے سمجھنے کے قوانین " یہ معنی ہوئے اصول الفقہ کے یہ عربی زبان ہی میں نہیں۔ دنیا کی ہر زبان کے سمجھنے کے قواعد ہیں اور ان قوانین کے مدون بھی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ۔ اتنا بڑا عالم کسی دوسری قوم میں نہیں۔ جنہوں نے ہزاروں اصول ایجاد کئے۔ اس میں کہیں غلطی ہو گئی تو وہ کچھ نہیں وہ ایسی ہی ہے۔ جیسی میں نے آپ کو بجر کی مثال دی کہ کہیں کہیں آٹھ فٹ کی گہرائی اس کی بحریت کے منافی نہیں ہے۔ اسی طرح ایسی بھول چوک ان کی اجتہادی قلم کے منافی نہیں ہے۔ انہوں نے ایک دلیل یہ بھی بیان کی ہے کہ نکاح عدل ہے اور عدل ایک ساعت کا ساٹھ سال کی

Marfat.com

عبادت سے افضل ہے یہ فرمانِ نبوی ہے اس لیے نکاح عبادت سے افضل ہوگیا۔ مگر یہ دلیل صحیح نہیں ہے۔ نکاح عدل ہے۔ عدل کے کیا معنی۔ ایک وہ عدل ہے جو مقدمات کے فیصلے کرنے میں استعمال ہوتا ہے اور ایک وہ عدل ہے جس کو مصلحت عالم کہتے ہیں۔ تمہاری عدل سے کیا مراد ہے۔ مصلحت عالم یا صحیح فیصلہ لکھنا مراد ہے۔ مراد اگر مصلحتِ عالم ہے تو مصلحت عالم زراعت میں اس سے بہت قوی ہے۔ کیونکہ زراعت کے بغیر ہلاک ہو جائے گا اور نکاح کے بغیر ہلاک نہیں ہوگا صرف پریشان ہوگا۔ تو زراعت بھی عبادت سے افضل ہو جائیگی۔ درزی کا کام ہے، لوہار کا کام ہے۔ یہ مصلحتِ عالم ہیں۔ ان کے بغیر زندگی میں پریشانی ہوگی۔ اگر نکاح مصلحت ہے تو ایسی بے شمار چیزیں مصلحت ہیں وہ سب عبادت سے افضل ہو جائیں گی اور اگر عدل وہ ہے کہ دو فریقوں میں جھگڑا چکانا تو وہ بے شک ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ مگر نکاح وہ عدل نہیں ہے۔

ایک دلیل انھوں نے یہ فرمائی ہے کہ نکاح سنّت ہے تو عبادت بھی سنّت ہے۔ فرمایا رسول اللہؐ نے 'النکاح من سُنّتی فمن راغب عن سُنّتی فلیس منی' یعنی یہ ٹھیک ہے اور سنّت نفل سے افضل ہے۔ سُنّت عادت کو کہتے ہیں تو "مداومت نفل" پر یہ سنّت ہے۔ اور نکاح حضورؐ نے اس کثرت سے نہیں کئے جس کثرت سے نفل پر مداومت کی ہے۔

امام شافعی نے آٹھ دلیلیں بیان کی ہیں۔ سب غلط ہیں۔ ان کا دعوےٰ بھی غلط۔ دلیل بھی غلط۔ امام ابو حنیفہ کا دعویٰ صحیح۔ دلیلیں غلط۔ صحیح دلیل یہ ہے میں کہتا ہوں کہ نکاح موجب بقا ہے اور عبادت موجب فنا ہے۔ جب تک کائنات فنا نہ ہو عبادت میں عبادت صحیح نہیں ہوگی۔ جبتک خدا کا پورا صحیح تصور نہ ہو اور کائنات کا تصور بالکل دل سے مٹ نہ جائے۔ اس وقت تک

عبادت، عبادت ہی نہیں ہے. تو عبادت چاہتی ہے فنا کو. نکاح چاہتا ہے بقا کو اور بقا فنا سے افضل ہے. اس لئے کہ بقا خدا کی صفت ہے. فنا مخلوق کی صفت ہے. اور خدا کی صفت مخلوق کی صفت سے افضل ہے تو بقا فنا سے افضل ہوئی.

اور موجب بقا موجب فنا سے افضل ہوا. تو موجب بقا یعنی نکاح موجب فنا یعنی عبادت سے افضل ہوگیا. اس دلیل میں کہیں شبہ نہیں ہے. یہ میری ذاتی دلیل ہے جو میں نے آپ سے بیان کی. یہ عقلی دلیل ہے. ایک شرعی دلیل ہے کہ حضور اکرمؐ فخر کرینگے تمام انبیاء پر کہ امت کل انبیاء سے زائد ہے. یہ فخر کرنا ان کے اعزاز کا ثمرہ ہے. اور نبی کا اعزاز جتنے ایمان ہیں سب سے افضل ہیں. نبی کی تصدیق سے بھی افضل ہے. نبی کا اعزاز اور ایمان کے جتنے درجات ہیں، ان سب درجوں سے خواہ وہ قرآن پر ایمان لانا ہو یا جنت و دوزخ پر ایمان لانا ہو یا اللہ کی توحید پر ایمان لانا ہو، نبی پر ایمان لانا سب ایمانوں سے افضل ہے. نبی پر ایمان لانے کے جتنے اجزاء ہیں ان میں سب سے بڑا نبی کا اعزاز ہے جس ایمان سے اس کی عزت ہو وہ بہت ہی افضل ہے. دلیل اس کی یہ ہے کہ ایمان تو بڑی چیز ہے جھوٹ اور کذب اور غلط فعل سے نبی کی عزت ہو تو اسوقت غلط فعل کو ایمان صدق اور عمل صالح پر ترجیح دی جائے گی تاکہ نبی کی عزت ہو. تو نکاح ہے ذریعہ کثرتِ اولاد کا اور کثرتِ اولاد ذریعہ ہے اعزاز نبی کا یہ دلیل میں نے بیان کی. میں نے صفائی اور وضاحت سے بیان کر دیا. اور جو جس عقیدے پہ ہے رہے مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں، نہ مجھے اس سے کوئی اعتراض ہے. میں کسی کو منع نہیں کرتا ہوں. چاروں امام بھی حق پر ہیں. اور محدث بھی حق پر ہیں. میرا کام تو صرف زبانی بیان کر دینا ہے. ورنہ دین سے تعلق میرا تو نہ کوئی عمل ہے نہ کوئی علم ہے. باقی یہ لوگ کہتے ہیں شافعی ہے حنفی ہے. جس کا پورا عمل ہو فقہ پر وہ حنفی یا شافعی ہے بس جس کا کوئی عمل نہیں دیکھا شافعی کیا حنفی. یونہی کہتے چلے آئے ہیں. یہ کہنا کہ اسلام، یہ بھی

Marfat.com

زبانی ہے اور وہ بھی زبانی بھی یکساں نہیں ہے کیونکہ زبانی مسلمان ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس زبان سے اسلام کے خلاف کوئی بات نہ نکلے۔ وہ قول مسلمان ہے۔ اگر ہماری زبان سے کوئی کلمہ خلاف نہ نکلا ہو تو ہم زبانی مسلمان ہیں۔ ورنہ زبانی مسلمان بھی نہیں کتاب کا پڑھنا اور چیز ہے: بات کا سمجھنا اور چیز ہے۔ وہ الگ بات ہے اس کا کوئی تعلق کتاب سے نہیں ہے سیکڑوں آدمی سیکڑوں کتابیں پڑھ جاتے ہیں اس سے کیا فائدہ ہے۔ اس کی مثل ایسی ہے کہ ایک ضعیف البصر آدمی کشتی میں سوار ہو، ہوائی جہاز پر سفر کرے اور دُنیا کی چیزیں اپنی آنکھ سے دیکھے۔ ان سب پر اس کی دھندلی دھندلی نظر پڑے گی اور اس کے خلاف ایک آدمی قوی البصر صرف دو چار جگہ دیکھے تو اُس کی دیکھی ہوئی چیزیں اور معلومات، قوی البصر کی دیکھی ہوئی چیزوں اور معلومات کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ تو پڑھنا اور چیز ہے۔ سمجھنا اور چیز ہے۔ سب لوگ میرے لئے دُعا کیا کرو کہ خدا مجھ پر اپنا فضل کرے اور مجھے غلط بیانی سے بچائے۔ اور اس کے باوجود میں ہر وقت اس کے لئے تیار ہوں کہ میں توبہ کر لوں اور آپ لوگ دُعا کریں کہ اللہ پاک میری توبہ قبول کر لے۔ آمین۔

میں ایک دُنیا دار آدمی ہوں۔ دُنیا دار آدمی کا کیا مذہب آپ بڑا کام کرتے ہیں۔ میں چھوٹا کام کرتا ہوں۔ جو خالص بندے ہوتے ہیں: ان کا تعلق مذہب سے ہوتا ہے جو لوگ دین کی کچھ باتیں بیان کرتے ہیں۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دیندار آدمی ہے۔ دیندار اور چیز ہے۔ دین کی باتیں بیان کر دینا یہ اور چیز ہے۔ دُنیا دار آدمی کا کیا عقیدہ۔ ہاں اتنی بات ہے کہ کوئی بات سمجھ میں آتی ہے تو بیان کر دیتا ہوں۔ میرا کسی فریق یا گروہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میری بات سے کسی فریق کی تائید ہو جاتی ہے۔ کسی کی مخالفت ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے آج کے سبق میں ایسی باتیں آئیں۔ آپ سے اجازت لے کر بیان کر دوں گا۔ یہ سمجھیں کہ جھگڑا کہاں ہوا کرتا ہے۔ یہ مشین ہے آواز کا آلہ ہے اس کو

Marfat.com

آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں مجھ میں اور آپ میں اس میں کبھی جھگڑا نہیں ہوگا۔ یعنی دو عالموں میں جھگڑا نہیں ہوتا۔ اس وقت دن میں سورج نکل رہا ہے۔ تو اس بات پر کبھی لڑائی نہیں ہوگی اور دو جاہلوں میں بھی جھگڑا نہیں ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس زمین کے نیچے یہاں خزانہ دفن ہے۔ تو مجھے معلوم ہے نہ آپ کو، تو ہم آپس میں جھگڑیں گے نہیں۔ ایک عالم اور جاہل میں کبھی اختلاف نہیں ہوتا۔ جاہل یہ سمجھ کر خاموش ہو جائے گا کہ کبھی یہ جاننے والے ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہوگی۔ یقین کرے یا نہ کرے مگر جھگڑے گا نہیں۔ دو عالم دو جاہل۔ ایک عالم اور ایک جاہل نہیں جھگڑتے تو پھر جھگڑے کی علت کیا ہے۔ ایک تو جہل بسیط ہے کہ سرے سے واقف ہی نہیں اور ایک ایسا جہل ہے کہ چیز کو بھی نہیں جانتا اور اپنے نہ جاننے کو بھی نہیں جانتا یعنی شے سے بھی جاہل ہے اور اپنی جہالت سے بھی جاہل ہے یعنی واقف نہیں۔ اور سمجھتا ہے کہ وہ واقف ہے اس کو جہل مرکب کہتے ہیں کیونکہ دو جہل اکٹھے ہو جاتے ہیں تو جھگڑا ایک عالم اور ایک جہل مرکب میں ہوگا۔ جیسے شیطان کا خدا سے جھگڑا ہوا یا دو جہل مرکب میں جھگڑا ہوگا حالانکہ کی جماعت جہل بسیط تھی۔ انھوں نے کہا "لا علم لنا" اپنی ناواقفیت کا اقرار کیا اور شیطان ناواقف تھا اور اپنی ناواقفیت سے بھی ناواقف تھا یہ الجھ گیا۔ عیسائی اور یہودی دونوں جاہل مرکب ہیں۔ یہ جب بحث کرینگے جھگڑا ہوگا مسلمان اور غیر مسلمان میں جھگڑا ہوگا۔ کہ ایک عالم ہے اور دوسرا جاہل مرکب ہے تو وجہ تنازع جہل مرکب ہوا۔ اور اس کی بڑی اکثریت ہے کس کس سے الجھے اور کیا کرے۔ جھگڑنا نہیں چاہیئے۔ جو جس عالم کے پیچھے جا رہا ہے۔ چلا چلے سیدھا جنت میں جائے گا۔ چاروں محدث بھی حق پر ہیں چاروں فقہی امام بھی حق پر ہیں۔ چاہے جس کے پیچھے جائے۔ جھگڑا نہ کرے جھگڑا کرے تو یہاں بھی نقصان اٹھائے گا اور آخرت میں بھی جھگڑا بری چیز ہے۔ جب سے جھگڑا شروع ہوا جب ہی سے انحطاط شروع ہوا ہے۔ میرا کیا مذہب ہے تو دنیا دار آدمی

Marfat.com

ہوں صبح سے شام تک دُنیا کے پیچھے پڑا رہتا ہوں۔ میری سمجھ میں جو بات آتی ہے وہی میرا مذہب ہے۔ معقولات میں کسی کا مقلد نہیں ہوں۔ جب کوئی پوچھتا ہے تو میں اپنے کو حنفی کہدیتا ہوں۔ مگر حنفی تو وہ جو اس پر عمل کرے۔ میرا کیا عمل۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھ سے کسی فرقہ وارانہ جذبے کے تحت تخیل نہیں رکھنا چاہیئے۔ ایک جماعت مجھ سے بڑی عقیدت رکھتی تھی۔ ایک عرصے کے بعد میں نے ان کے عقیدے کے خلاف کچھ باتیں کہیں تو میری دشمن ہوگئی۔ میں یہ نہیں چاہتا نہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔ میری بات مانو نہ مانو مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں اور ماننے کا سوال نہیں وہ تو خود ہی آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ عمل کرنا نہ کرنا آپ کو اختیار ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو بتا دیا۔ میں دیوبندی ہوں نہ بریلوی۔ اللہ کو وحدہٗ لاشریک جانتا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین جانتا ہوں۔ قیامت تک جتنے اولیا اللہ ہیں ان کے مجموعے سے ایک ادنیٰ صحابی کو افضل مانتا ہوں۔ یہ میرا عقیدہ ہے۔ آپ کو اختیار ہے کہ اس کو آپ مانیں یا نہ مانیں۔ تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو جنتی مانتا ہوں۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں سمجھتا اور جو بات مانتا ہوں اس کے لئے دلیل ہوتی ہے۔ تقلیداً میں کسی بات کو مانتا نہیں۔

جس نے مکہ کی فتح سے قبل قتل کیا اور جہاد کیا اس کے مقابلے کا کوئی مسلمان نہیں ہے! اس کے بعد تفصیل سے کہہ دیا کہ اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل۔ جن لوگوں نے مکہ فتح ہونے کے بعد قتل کیا اور خرچ کیا ان سے یہ لوگ اعظم ہیں۔ بلند ترین درجہ کے ہیں۔ امام حسینؓ ان میں نہیں تھے اس لئے وہ اس درجے سے کم درجہ کے ہیں۔ اب سمجھ لیں جو میرا عقیدہ ہے۔ فتح مکہ سے قبل

کے صحابی اعظم درجے کے فتح مکہ کے بعد کے صحابی ان سے کم تر درجے کے۔ پھر کلیہ بتایا کہ وکلاً وعداللہ الحسنیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب سے حسنیٰ کا وعدہ کیا ہے۔ وہ اعظم درجے کے ہوں یا کم تر درجے کے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم — بے شک تم اور اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں۔ تو کفار کو موقع ملا اور انھوں نے کہا کہ مسیح علیہ کی بھی عبادت ہوتی ہے۔ تو گویا وہ بھی (نعوذ باللہ) جہنم کا ایندھن ہوئے تو اللہ نے کہا — ماضربوہ لک الا جدلا۔ وہ صرف جھک جھک کرتے رہے۔ بات نہیں سمجھتے وہ عربی جاننے والے۔ عربی انکی زبان ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ 'ما' عام ہے خاص نہیں ہے۔ ذوی العقول کے لئے نہیں ہے۔ حیات والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ بے حیات کے لئے ہے۔ اور بے حیات معبودان باطل جو ہیں وہ پتھر کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بت جہنم میں جائیں گے۔ اتنی موٹی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ گرفت کرنے کے لئے نبی کے سامنے الجھنے لگے۔ تو اللہ نے کہا ماضربوہ لک الا جدلا۔ جھگڑالو لوگ ہیں۔ جھگڑے کے لئے ایسی بات کہہ رہے ہیں۔ بات کو نہیں سمجھتے۔ پھر آگے اس کی تفصیل کردی۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم۔ انتم لہا عارضون۔ تم سب اس کے پروانے ہوگے۔ ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ۔ جن لوگوں کے لئے ہم پہلے حسنیٰ کا وعدہ کرچکے ہیں۔ اولئک عنہا یبعدون۔ وہ جہنم سے دور رہیں گے جن سے ہم نے حسنیٰ کا وعدہ کیا ہے۔ اصحاب رسول اللہ سے حسنیٰ کا وعدہ کیا ہے وہ سب جہنم سے دور رہیں گے اور دو ہی جماعتیں ہیں ایک جنت میں ہوگی اور ایک جہنم میں ہوگی۔ تو جو جہنم سے دور ہوں گے وہ جنت ہی میں ہوں گے۔ اس لئے

Marfat.com

تمام اصحاب رسول اللہ جنتی ہیں۔ یہ ہے میری دلیل۔ اگر یہ دلیل میرے پاس نہ ہوتی تو میں ہرگز بھی یہ نہ کہتا۔ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ بلکہ تمام کائنات اور ملائکہ سے افضل ہیں اصحاب رسول اللہؐ تمام امت سے افضل ہیں اور حضور کی اُمت تمام دیگر اُمتوں سے افضل ہے۔ قیامت تک کے جتنے اولیاء ہیں ان سب سے صحابہ افضل ہیں پھر تابعین پھر تبع تابعین۔ بس اس کے بعد ترتیب ساقط ہوگئی۔ جو جیسا کرے گا، ویسا ہوگا۔ بعد کا آنے والا پہلے آنے والے سے افضل ہوسکتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ فرمایا حضور انور نے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم یلونھم سب سے بہتر زمانہ میرا ہے۔ یہ اصحاب رسول ہوئے۔ پھر اس کے بعد کا۔ یہ تابعین ہوئے۔ پھر اس کے بعد کا یہ تبع تابعین ہوئے۔ اولیا اللہ کی لائن الگ ہے۔ وہ مدارج جو اصحاب کشف نے مقرر کئے وہ بالکل اس لائن سے جُدا ہیں۔ وہ کتنے بھی بلند ہوجائیں اس مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ چاروں اماموں کو برحق سمجھتا ہوں۔ جس طرح مسجد کے دروازے ہوں۔ کسی دروازہ سے کوئی بھی داخل ہوگا سب امام کے پیچھے پہنچ جائیں گے۔ اب رہا مسئلہ اختلاف کا کہ ان چاروں میں اختلاف ہے تو یہ اختلاف جو عملی ہوتا ہے۔ وہ ناحق نہیں ہوا کرتا۔ جو عقیدہ میں اختلاف ہو وہ ناحق ہوتا ہے۔ عمل مختلف حق ہوتے ہیں کیونکہ نفی اور اثبات کا تعلق عقیدہ سے ہے عمل سے نہیں ہے۔ ایک عقیدہ حق ہوگا باقی تا حق ہونگے۔ اور عمل مختلف ہوں گے۔ مگر سب حق ہوں گے۔ عمل کا ایک طریقہ یہ ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا آپ ہاتھ سے توڑ کر اور سالن میں ڈبو کر کھائیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ چمچے سے لے کر کھالیں۔ دونوں حق ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔ کوئی شرعی نہیں

Marfat.com

ہے۔ ایک مجتہد یہ کہتا ہے کہ ہاتھ سے کھاؤ تاکہ چمچہ بنائے اور اس کی خرید و فروخت سے بچ جاؤ۔ دوسرا مجتہد کہتا ہے کہ چمچے سے کھاؤ تاکہ ہاتھ چکنا ہونے سے بچ جائے۔ یہ ایک فرضی مثال ہے۔ دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے مجتہد اگر غلطی کرے گا تو اس کو ایک انعام ملے گا۔ اگر ٹھیک کرے گا تو دو انعام ملیں گے۔ غلطی کرنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ پچھڑ گیا۔ یہاں بھی دو پہلوان لڑتے ہیں ان میں ایک پچھڑتا ہے تو پچھڑنے والے کو آدھا انعام ملتا ہے۔ بے انعام کے وہ بھی نہیں رہتا۔ تو غلطی کرنے والے مجتہد پچھڑے ہوئے ہیں۔ ان کو آدھا آدھا انعام ملے گا۔ چاروں محدث حق پر ہیں۔ تمام مجتہدین حق پر ہیں تمام اولیا اللہ اور ارباب کشف حق پر ہیں۔ یہ میرا عقیدہ ہے۔ اور جو چیز قرآن و حدیث سے ثابت ہے وہ میرا عقیدہ ہے۔ جو چیزیں حدیث اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہیں اور پھر ان کو دین قرار دیا جائے۔ تو یہ بدعت ہے۔ اور بدعت کا میں سخت مخالف ہوں۔ جو لوگ بدعت کے مخالف ہیں وہ آپس میں مخالفت نہیں کرتے! انھوں نے بہت سی بدعتیں خود اختیار کی ہوئی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بزرگ کرتے آئے ہیں۔ اس لیے ہم کرتے ہیں۔ تو وہ اصل دین نہیں ہے بلکہ ان کے بزرگوں کا دین ہے۔ میرے بزرگوں کا کوئی دین نہیں ہے۔ میری سمجھ میں جو بات آتی ہے وہ کہہ دیتا ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جو میں سمجھ رہا ہوں وہ غلط ہو۔ یہ ممکن ہے۔ لیکن جو میں سمجھا وہ آپ کے سامنے ضرور ظاہر کر دیا۔ یہ میرا عقیدہ ہے۔ اس میں سے بعض بات ایسی ہے کہ ایک ایک فرقے سے تعلق رکھتی ہے۔ میرا کسی عقیدے سے تعلق نہیں ہے۔ جس فرقے کی تائید ہوتی ہے وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ ایک جماعت اہل حدیث کی میرے درس میں آیا کرتی تھی۔ جب میں نے مجتہدین کی ضرورت اور ان کی تعریف بیان کی تو وہ ناراض

Marfat.com

ہوگئی۔ پہلے مجھے سمجھانا چاہا۔ پھر ناراض ہوگئی اور آنا چھوڑ دیا۔ میں نے ان سے کہدیا کہ جو میں سمجھا ہوں وہ حق ہے اور میرا آپ کے فرقے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اہلِ حدیث کا فرقہ قطعی غلطی پر ہے اور اہلِ فقہ حق پر ہیں اور چاروں مجتہد حق ہیں۔ رائے چاروں مجتہدوں کی کسی جگہ صحیح کسی جگہ غلط سب متفق ہیں کہ چاروں مجتہدوں میں امام ابو حنیفہ سب سے زیادہ عالم ہیں اس کے باوجود ان سے غلطی ہوتی ہے! انبیاء کے علاوہ سب سے غلطی ہوتی ہے۔ صحیح علم جو ہوتا ہے وہ اجتہاد نہیں ہوتا۔ سب سے زیادہ صحیح علم صحابہ کا ہے۔ وہ علم ہے۔ یہ علم صرف صحابہ کو حاصل ہے اور کسی کو نہیں۔ مجتہد جو ہیں وہ تلاش کرتے ہیں۔ جہد کے معنی تلاش کرنا۔ جب تک وہ تلاش کر رہا ہے۔ وہ پائے گا نہیں۔ جب پالے گا جہد ختم ہو جائے گی۔ مجتہد ڈھونڈنے والا ہے پانے والا نہیں ہے۔ مجتہد صحیح معنوں میں عالم نہیں ہوتا۔ وہ علم کو تلاش کرتا ہے اور جن لوگوں سے وہ تلاش کرتا ہے۔ وہ وہی لوگ ہیں جو اصحاب رسول اللہ کہلاتے ہیں۔ ان سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اگر وہ مبداء نہ ہوں تو یہ جاہل ہی رہے گا۔ اگر آگے سلسلہ ان سے جا کر نہ ملے تو اس کا سارا علم بے کار ہے۔ اگر امام ابو حنیفہ ایک بات کہیں اور شرع اس کی مخالفت نہ کرے تو وہ بات تو ان کی مانی جائے گی۔ اگر مخالفت کر دی تو وہ سب بے کار ہے یہ میرا عقیدہ ہے۔ آپ کے سامنے ظاہر کر دیا۔ تو مجھ سے کچھ لوگوں نے چاہا کہ میں ایسی باتیں بیان نہ کروں جس سے بریلوی عقیدہ کی تائید ہوتی ہو۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ اس سے کیا فائدہ ہے۔ ضابطہ میں نے بیان کر دیا کہ دو جہل مرکبوں میں لڑائی ہوگی یا ایک جہل مرکب اور عالم میں لڑائی ہوگی۔ جہل مرکب شیطان کے مرید ہیں۔ ان میں لڑائی ہوگی! اور شیطان جہل مرکب۔ اللہ عالم ہے۔ شیطان نے اللہ سے جھگڑا کیا۔ فرشتہ جہل بسیط۔

Marfat.com

وہ اللہ سے نہیں لڑے اور کہدیا لاعلم لنا۔
ہزاروں برس سے غلطیاں چلی آرہی ہیں۔ ان علوم میں کچھ نہیں ہے۔ میں نے اچھی طرح دیکھ لیا کہ کلام صرف کلام اللہ ہے۔ سارے علوم اسی میں ہیں۔ ہر فرقہ یہ چاہتا ہے کہ اس کی تائید ہوتی ہے۔ بیان کر دیتا ہوں۔ ایک زمانے میں نواب ابوالحسن بلگرامی ہمارے ساتھ بیٹھا کرتے تھے۔ خان بہادر حبیب الرحمن کے یہاں اس زمانے میں شیعہ سنی کے بڑے جھگڑے چلا کرتے تھے۔ وہاں میں نے کہا کہ شیعہ سلام' علیک کہتے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ تمہارا مذہب اس سے گھٹیا ہے یا غلط ہے۔ یہ سب لوگ مجھ سے بہت بگڑے اور شیعہ صاحب جو وہاں مجلس میں آیا جایا کرتے تھے وہ بہت خوش ہوئے۔ میں نے کہا قرآن مجید میں ۳۲ جگہ سلام کا لفظ آیا ہے۔ تین جگہ السلام ہے باقی سب جگہ سلام ہے۔ ایک تو السلام علیٰ من تبع الہدیٰ آیا ہے۔ وسلام علیہ یوم ولد۔ تیسرا کمزوری کی وجہ سے بھول گیا۔ مگر مجھے یہ یاد ہے کہ فلاں جگہ ہے۔ قرآن میں ابھی نکال سکتا ہوں۔ باقی سب جگہ سلام ہے اور سب سے بڑا سلام خدا کا ہے۔ سلام قولا من رب الرحیم۔ رب رحیم کبھی السلام نہیں کہتا سلام کہتا ہے۔ دوسرا سلام نبی کا ہے۔
واذا جاءک الذین لایومنون بآیٰتنا فقل سلام علیکم جب وہ لوگ آئیں جو میری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان کو سلام علیک کہہ۔ تو اب اگر شیعہ کہتے ہیں تو اس میں کیا ہرج ہے۔ حق بات ہے سنی اس کو برا مانتا ہے۔ اسی طرح جو بات صحیح ہے ذہن میں آتی ہے۔ میں کہتا دیتا ہوں۔ صحیح بات کا اقرار کر لینا چاہیئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصدق کلمۃ قالہا لبید سب سے سچی بات جو لبید نے کہی یہ لبید مسلمان نہیں تھا شاعر تھا۔ اس کا کلام کیا ہے الا کل شئی ماخلا اللہ باطل۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے علاوہ ہر شے جھوٹی ہے۔ تو مخالف کی بات اگر

Marfat.com

حق ہے تو نبی نے اس کی تصدیق کی تو اگر آپ کا مخالف حق بات کہتا ہے تو اسے مان لیجئے تو جھگڑا نہیں ہوگا۔ ایک دو مسئلے ایسے رہیں گے۔ جن میں اختلاف ہوگا وہ مٹے یا نہ مٹے۔ اس سے نقصان نہیں ہوگا۔ اور جب ضد بحث ہوگی۔ تو اس کا نتیجہ آپ دیکھ لیں آپ نے اپنی مذلت پر قناعت کر لی۔ آپ بھول گئے کہ آپ کہاں تھے۔ آپ محسوس نہیں کرتے۔

وہ قوم جو جہاں میں کل صدر انجمن تھی
تم نے سنا ہے اس پر کیا گزری انجمن میں

Marfat.com

نکاح نفلی عبادت سے افضل ہے

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نفلی عبادت نکاح سے افضل ہے۔
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نکاح نفلی عبادت سے افضل ہے۔
امام شافعی رضی اللہ عنہ کے دلائل یہ ہیں۔

(۱) اللہ پاک نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی مدح میں فرمایا "حصوراً" یعنی عورت کے پاس نہ جانا قدرت کے باوجود۔ اور جبکہ عورت کے پاس نہ جانا یعنی نکاح نہ کرنا، حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں مدح ہے تو واجب ہے کہ ہمارے لئے مشروع ہو کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا اولئك الذین هدی الله فبهداهم اقتده یہ وہ حضرات انبیاء علیہم السلام ہیں کہ جنھوں نے اللہ پاک سے ہدایت پائی ہے اے نبی تم بھی ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔ لہٰذا نکاح نہ کرنا ہمارے لئے بھی مشروع ہوگیا۔

میں کہتا ہوں کہ اگر نکاح نہ کرنا موجب مدح ہوگا تو تمام انبیاء علیہم السلام ناقابل مدح ہوجائیں گے۔ حالانکہ اللہ پاک نے فرمایا وجعلنا لهم ازواجا وذریة ہم نے آپ سے پہلے کے انبیاء کے لئے بیویاں اور اولاد مقرر کی تھی۔

دوسرا اعتراض جو چیز انبیاء سابقین کے لئے مشروع ہو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمارے لئے مشروع ہو۔ ورنہ ہمارا دین ناسخ ادیان نہیں ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ فبهداهم اقتده میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہو

Marfat.com

رہا ہے۔ اگر سابقین انبیاء کی شریعت کی اتباع واجب ہوتی تو حضور اکرمؐ ضرور اتباع فرماتے اور نکاح نہ کرتے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر ترک نکاح افضل ہوگا تو نظام عالم تباہ ہوجائے گا۔ اور عالم فاسد ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔ نیز میں کہتا ہوں کہ ترک نکاح کا قابل مدح ہونا اس بات کو نہیں چاہتا کہ عبادت نکاح سے افضل ہو۔ کیونکہ ترکِ ایجاد عالم ازل سے وقت ایجاد عالم تک یہ ترک قابل حمد و مدح ہے۔ اور اس ترک کے قابل حمد و مدح ہونے سے فعل ایجاد عالم کا ناقابل مدح ہونا قطعاً لازم نہیں آتا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کی دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت سے یعنی "حصورا" سے ترک نکاح کی مدح ہے۔ اور ترک نکاح ممدوح ہے اور عبادت ممدوح ہے۔

یعنی نکاح قابل مدح نہیں ہے اور عبادت قابل مدح ہے اور قابل مدح ناقابل مدح سے افضل ہے۔ لہٰذا عبادت نکاح سے افضل ہے۔ جواب ہم یہ نہیں تسلیم کرتے کہ نکاح قابل مدح نہیں ہے۔ نیز اگر عبادت نکاح سے افضل ہوتی اور ظاہر ہے کہ نبی افضل ہی پر عمل کرتا ہے تو چاہیئے تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل فرماتے۔ الغرض یہ دلیل صحیح نہیں ہے۔

دوسری دلیل امام شافعی رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل عمل نماز ہے اور فرمایا کہ افضل عمل قرارت قرآن ہے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ عبادت افضل عمل ہے اور نکاح افضل نہیں ہے۔

Marfat.com

یہ دلیل بھی صحیح نہیں ہے۔اس لئے کہ نبی افضل کو چھوڑ کر غیر افضل پر عمل نہیں کرتا اور نبی نے غیر افضل عمل یعنی نکاح کیا۔اور آپؐ نے جو یہ فرمایا کہ افضل عمل نماز ہے۔اس کے معنی یہ ہیں جو اعمال حقوق اللہ کہلاتے ہیں۔ان میں افضل نماز ہے۔نہ کہ وہ اعمال جو حقوق العباد کہلاتے ہیں۔اور اس پر اتفاق ہے کہ حق عبد حق اللہ پر مقدم ہے کیونکہ ترک حق اللہ قابل معافی ہے اور ترک حق عبد ناقابل معافی ہے۔

تیسری دلیل نکاح مباح ہے اور مباح وہ شے ہے۔کہ جس کے فعل و ترک پر ثواب وعتاب مرتب نہ ہو اور عبادت پر ثواب مرتب ہے اور وہ شے جو موجب ثواب ہے افضل ہے۔اس شے سے جو موجب ثواب نہیں ہے اور مباح ہونے کی دلیل حضورؐ کا فرمان کہ احب المباحات الی اللہ تعالیٰ النکاح یعنی اللہ تعالیٰ کو مباحات میں سے سب سے زیادہ محبوب نکاح ہے۔ لہٰذا نکاح مباح ہے اور مباح وہ شے ہے کہ جس میں نہ ثواب ہو نہ عتاب اور عبادت نفل میں ثواب ہے۔ لہٰذا عبادت نفلی نکاح سے افضل ہے۔میں کہتا ہوں کہ جو شے ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔وہ کیسے موجب ثواب نہیں۔یعنی جو فعل اللہ تعالیٰ کو محبوب تر ہے وہ قطعی موجب ثواب ہے۔نیز مباح سے اصطلاحی مباح مراد نہیں ہے۔بلکہ مباح سے مراد ہے وہ فعل جو نظام عالم میں مفید ہے اور مصالح ہے یعنی جتنے افعال مصالح عالم ہیں ان سب میں سے زیادہ محبوب نکاح ہے یہ معنی ہیں حدیث شریف کے۔

چوتھی دلیل نکاح عبادت نہیں ہے اور جو شے عبادت نہیں ہے وہ عبادت

Marfat.com

سے افضل نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ایمان بھی عبادت نہیں ہے۔کیونکہ عبادت غیر اللہ کی حرام ہے اور ایمان غیر اللہ پر واجب ہے۔ آمنوا بی وبرسولی مجھ پر ایمان لاؤ اور میرے رسولؐ پر اور جبکہ ایمان غیر عبادت ہے اور عبادت غیر عبادت یعنی ایمان سے افضل ہے تو چاہیئے کہ عبادت ایمان سے افضل ہے۔

پانچویں دلیل اللہ تعالیٰ نے لونڈیوں کے استعمال کو اور نکاح کو برابر قرار دیا ہے۔ فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ او ماملکت ایمانکم یعنی اگر تم کو ڈر ہو اس بات کا کہ تم بیبیوں میں عدل نہ کر سکو گے تو پھر صرف ایک سے ہی نکاح کرو یا لونڈیاں رکھ لو تو اللہ پاک نے نکاح کو اور لونڈیوں کو برابر قرار دیا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ لونڈیوں کے رکھنے سے نفلی عبادت افضل ہے اور لونڈیوں کا رکھنا نکاح کے برابر ہے تو لامحالہ عبادت نکاح سے بھی افضل ہو گئی۔ میں کہتا ہوں کہ نکاح لونڈیوں کے برابر ہے یہ آیت سے ثابت نہیں ہے کیونکہ او کے لفظ سے یعنی یا کے لفظ سے برابری ثابت نہیں ہوتی اگر یا کے لفظ سے برابری ثابت ہو تو قسم کے کفارہ میں ہے۔ دس مسکین کا کھانا یا دس مسکین کا لباس یا غلام آزاد کرنا یہ تینوں برابر ہو جائیں گے حالانکہ برابر نہیں بلکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ بقاء عالم کی مصلحت نکاح سے حاصل کرو یا لونڈیوں سے حاصل کرو۔

اس کے علاوہ میں کہتا ہوں کہ اگر لونڈی کا رکھنا منکوحہ کے برابر ہو گا تو اس صورت میں لونڈی کے رکھنے سے مصلحت بقاء عالم حاصل ہو جائے گی اور آزاد عورتیں محروم ہو جائیں گی اور ان کی محرومی سے نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

لہٰذا لونڈی ہرگز منکوحہ کے برابر نہیں ہے۔

چھٹی دلیل امام شافعی رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ نفلی عبادت میں مشقت زیادہ ہے زیادہ شاق ہے اور نکاح میں مشقت بالکل نہیں ہے بلکہ وہ مناسب طبع ہے اور جس عمل میں یا جس عبادت میں مشقت زیادہ ہو وہ افضل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عبادتوں میں وہ عبادت افضل ہے جس میں مشقت زیادہ ہو۔ لہٰذا نفلی عبادت نکاح سے افضل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہزار مہینے کی عبادت میں مشقت زیادہ ہے بمقابلہ ایک رات کی عبادت کے۔ ایک رات کی عبادت میں مشقت بہت کم ہے اس کے باوجود ایک رات لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔ نیز اگر مشقت پر افضلیت موقوف ہو گی تو نوح علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہو جائیں گے۔ کیونکہ نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس برس رضائے الٰہی کے لئے اسی طرح تبلیغ کی جس طرح حضور علیہ السلام نے ۲۳ برس رضائے الٰہی کے لئے کی۔ نوح علیہ السلام کو بڑی مدت مشقت کرنی پڑی۔ اسی طرح اگلی تمام قوموں نے ہم سے زیادہ مشقت کی اور ہماری قوم سے کمتر رہے۔

اور حضور علیہ السلام نے جو فرمایا کہ شاق عبادت افضل ہے۔ تو یہ افضلیت حضور علیہ السلام کے فرمان سے آئی ہے۔ مشقت کی بنا پر افضلیت نہیں ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر با مشقت کو افضل فرما دیں تو مجرد ان کے فرمان سے وہ افضل ہے اسی طرح وہ بے مشقت کو افضل کہہ دیں۔ تو مجرد ان کے کہنے سے بے مشقت افضل ہو جائے گا مشقت

Marfat.com

علت نہیں ہے ۱۰ فضلیت کی۔

ساتویں دلیل اگر نکاح نفلی عبادت کے ثواب میں برابر ہوگا۔ تو نفلی عبادت مشروع نہیں ہوگی۔ کیونکہ جب ثواب دونوں کا برابر ہے اور نفلی عبادت میں سراسر مشقت ہے۔ تو تقاضائے عقل یہ ہے کہ بے مشقت ذریعہ سے ثواب حاصل ہو تو لابد بامشقت ذریعہ کو مشروع نہ ہونا چاہیئے لیکن بامشقت ذریعہ یعنی نفلی عبادت مشروع ہے۔ تو معلوم ہو گیا کہ بامشقت میں ثواب زیادہ ہے اور مشقت بے مشقت سے افضل ہے یعنی نفلی عبادت نکاح سے افضل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دلیل اس بات پر مبنی ہے کہ بامشقت اس لئے مشروع ہے کہ وہ زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تمام شرائع سابقین بامشقت ہیں تو چاہیئے کہ ہماری اُمت سے تمام بامشقت شرائع افضل ہوں اور ہماری اُمت سے زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔

آٹھویں دلیل اگر نکاح میں مشغول ہونا نفلی عبادت سے افضل ہوگا۔ تو زراعت میں بھی مشغول ہونا نفلی عبادت سے افضل ہوگا۔ کیونکہ نکاح صرف اسی لئے افضل ہو سکتا ہے کہ وہ موجب بقاء عالم ہے۔ اسی طرح غلہ پیدا کرنا موجب بقاء عالم ہے تو چاہیئے کہ زراعت میں مشغول ہونا نفلی عبادت سے افضل ہو۔ حالانکہ زراعت نفلی عبادت سے افضل نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نکاح موجب ہے تخلیق عالم انسانی کا اور زراعت ذریعہ ہے بقاء عالم انسانی کا۔ یعنی نکاح سے انسان پیدا ہوگا اور زراعت سے دانہ غلہ پیدا ہوگا۔ اور انسان غلہ کے دانہ سے بہت افضل ہے۔ کیونکہ مقصود عالم ہے اور غلہ

Marfat.com

ذریعہ ہے اور مقصود ذریعہ سے قطعی افضل ہے. لہٰذا نکاح زراعت سے قطعی افضل ہے۔ لہٰذا نکاح زراعت پر نہیں قیاس کیا جائے گا۔ کیونکہ علت مشترک نہیں ہے۔ غور کر۔

نویں دلیل کا خلاصہ. نکاح موجب لذت جسمانی ہے اور عبادت موجب لذت روحانی ہے اور لذۃ روحانی لذۃ جسمانی سے افضل ہے اس لئے موجب لذت روحانی موجب لذت جسمانی سے افضل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ معیار فضیلت حکم الٰہی کی مطابقت ہے۔ اگر جسمانی لذت حکم الٰہی کے مطابق ہے تو قطعی یہ اس روحانی لذت سے جو حکم الٰہی کے مطابق نہیں ہے۔ افضل ہے. خلاصہ یہ ہے کہ ہم نہیں تسلیم کرتے روحانیت جسمانیت سے افضل ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ تھے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی افضل نہیں تھے۔

ضروری تنبیہ روحانیت کی فضیلت اور جسمانیت کی کمتری یہ فلسفیت ہے۔

الغرض جتنے دلائل امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمائے ہیں۔ وہ سب غیر صحیح ہیں۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نکاح نفلی عبادت سے افضل ہے یہ حق ہے لیکن جو دلائل امام صاحب نے فرمائے ہیں مجھے ان سے اتفاق نہیں ہے.

— پہلی دلیل امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی نکاح زنا سے محفوظ کر دیتا ہے اور جب زنا سے محفوظ ہو گیا تو عذاب زنا سے محفوظ ہو گیا اور نفل عبادت سے

Marfat.com

ثواب حاصل ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نکاح میں دفع مضرت ہے اور عبادت میں جلب منفعت ہے اور دفع مضرت افضل ہے جلب منفعت سے، لہٰذا نکاح افضل ہے عبادت سے۔ میں کہتا ہوں اگر دفع مضرت جلب منفعت سے افضل ہوگا تو نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ اس لئے کہ وردزہ کی تکلیف و مضرت کی مدافعت ترک نکاح و جماع سے ہو سکتی ہے۔ چونکہ دفع مضرت افضل ہے اس لئے لازمی طور پر نکاح و جماع کو ترک کرنا پڑے گا۔ اور نکاح و جماع کو ترک کرنے سے نظام عالم ختم ہو جائے گا۔ میں فلسفیانہ انداز میں کہتا ہوں کہ دفع مضرت عالم عدم میں متحقق ہے۔ اگر دفع مضرت مقصود بالذات ہوتی تو عالم وجود کی ضرورت نہ رہتی اور اس صورت میں عالم کا وجود ہی باطل اور عبث ہو جاتا۔ میں کہتا ہوں کہ دفع مضرت جلب منفعت سے مقدم ہے اور جلب منفعت مؤخر ہے۔ اور مقدم مؤخر کا ذریعہ ہے اور مؤخر مقصود بالذات ہے۔ لہٰذا جلب منفعت مقصود بالذات ہے اور دفع مضرت مقصود بالغرض ہے اور ذریعہ ہے مقصود کا۔ اور مقصود بالذات افضل ہے۔ مقصود بالغرض اور ذریعہ سے یعنی جلب منفعت افضل ہے دفع مضرت سے لہٰذا ذریعہ مقصود بالذات یعنی عبادت ذریعہ مقصود بالغرض یعنی نکاح سے افضل ہے۔ بہرحال یہ دلیل ناتمام ہے بلکہ صحیح نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی دوسری دلیل، نکاح عدل ہے اور عدل عبادت سے افضل ہے۔ اس لئے نکاح عبادت سے افضل ہے۔ اس بات کی دلیل کہ عدل عبادت سے افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ ایک ساعت کا عدل ۷۰ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

Marfat.com

میں کہتا ہوں کہ عدل مراد حاکم کا انصاف کرنا اور حق فیصلہ کرنا ہے۔ یا عدل سے مراد مصلحت بقاء عالم ہے۔ اگر عدل سے مراد انصاف ہے تو نکاح نہ انصاف ہے نہ انصاف کو متضمن ہے۔ اگر عدل سے مراد مصلحت بقاء عالم ہے۔ تو حضورؐ کے فرمان سے مصلحت بقاء عالم کی افضلیت نہیں ثابت ہوتی۔ یعنی ۶۰ سال کی عبادت سے جو عدل بہتر ہے وہ عدل بمعنی انصاف ہے۔ نہ کہ عدل بمعنی مصلح عالم۔

تیسری دلیل حضرت امام ابوحنیفہ کی۔ نکاح سنت موکدہ ہے۔ فرمایا جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے اس لئے نکاح عبادت سے افضل ہوگیا۔ میں کہتا ہوں کہ جس طرح نکاح آپ کی سنت ہے اسی طرح عبادت بھی آپ کی سنت ہے اس لئے کسی ایک سنت کو افضل اور دوسری کو مفضول کہنا سمجھ میں نہیں آتا۔

یہ فریقین کے دلائل تھے جو میں نے نقل کر دئے۔

اب میں کہتا ہوں کہ نکاح عبادت سے افضل ہے۔ اس لئے کہ نکاح موجب بقاء عالم ہے۔ اور عبادت موجب فناء عالم ہے اس لئے کہ عابد کی نظر میں جب تک عالم فنا نہ ہو جائے۔ عبادت صحیح نہیں ہو سکتی۔ اور بقا فنا سے افضل ہے۔ کیونکہ بقا خالق کی صفت ہے۔ اور فنا مخلوق کی صفت ہے۔ تو موجب بقاء یعنی نکاح موجب فنا یعنی عبادت سے افضل ہوگیا۔ نیز نکاح ذریعہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فخر کا یعنی کثرت امت پر آپ فخر کریں گے اور یہ نکاح ہی سے ہو سکتا ہے۔ نیز عبادت ذریعہ ہے نکاح کا۔ یعنی عمل جزا

Marfat.com

کا ذریعہ ہے اور عبادت عمل ہے نکاح جزا ہے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے وزوجناھم بحور عین۔ اور جزا یعنی مقصود ذریعہ سے افضل ہے لہٰذا نکاح عبادت سے افضل ہے۔

(جملہ حقوق بحق پرنٹر، پبلشر محفوظ ہیں۔)

کوئی صاحب ان میں سے کسی مضمون کو نقل کرنے کی کوشش نہ کریں
ورنہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالاتِ یوسفی

حصّۂ اوّل

امام المتکلمین والمحققین حضرت العلامہ حافظ محمد یوسف